بسم اللہ الرحمن الرحیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

223

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۶ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام بذریعہ فون جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے یہ اطلاع دی ہے۔ کہ حضور کو گزشتہ شب اسہال کی تکلیف رہی۔ چھ سات دفعہ اسہال ہوئے۔ صبح کے وقت اس میں کمی ہو گئی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ نقرس کا درد تاحال باقی ہے۔ بواسیر کا خون آج نہیں آیا۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

قادیان ۶ ماہ احسان حضرت ام المومنین ظلہا العالی کی طبیعت تاحال نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعا صحت کریں۔
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو آج صبح سے جوڑوں میں درد اور سر میں درد کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔
نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مبلغ کو کپورتھلہ بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا۔
کل سے دیہاتی مبلغین کی کلاس مسجد نور میں زیر انتظام نظارت دعوۃ و تبلیغ شروع ہو کر باقاعدہ پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔

جلد ۳۳ | ۷ ماہ احسان ۱۳۲۴ ھش | ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۶۴ ھ | ۷ جون ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۳۳

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۶۴ ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

امام کی مجلس میں بیٹھنے کے ضروری آداب

فرمودہ ۲۸ مئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سوال کرنے کی ممانعت

فرمایا۔ میں نے کئی دفعہ بتایا ہے۔ کہ دین اور خدا کا قرب اتنا باتوں سے حاصل نہیں ہوتا۔ جتنا کہ دل کی صفائی کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کے ذکر اور اس کی محبت سے حاصل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے بھی زیادہ سوالات کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ کہ آپ جب مجالس میں بیٹھتے تو بعض دفعہ ستر ستر دفعہ استغفار کرتے چلے جاتے تھے۔ اگر وہ ایسی ہی مجلس ہوتی جیسی ہماری مجلس ہوتی ہے۔ تو ستر دفعہ استغفار کرنے کا آپ کے لئے موقعہ ہی کون نکل سکتا تھا۔ کوئی ادھر سے کہتا کہ فلاں بات کس طرح ہے۔ اور کوئی ادھر سے بولتا کہ فلاں مسئلہ کس طرح ہے۔ یہ طریق کبھی بھی روحانیت کی صفائی اور اس کی ترقی کے لئے مفید نہیں ہوتا۔ امام اگر باہر مجلس میں آکر بیٹھتا ہے۔ تو صرف اس لئے آکر نہیں بیٹھتا۔ کہ وہ سوالوں کا جواب دیتا رہے بلکہ اگر مجلس میں بیٹھ کر لوگ ذکر الٰہی کریں۔ اپنے قلوب کی صفائی کا خیال رکھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید بجا لائیں۔ تو یہ چیز سوالات سے بہت زیادہ اہم اور بہت زیادہ مفید نتائج پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ مجلس کو ڈیبیٹنگ کلب بنا دینا ہرگز مومنوں کا شیوہ نہیں۔ خدا تعالیٰ کے ماموروں اور ان کے خلفاء اور مصلحین کا کام ڈیبیٹنگ کلب میں بیٹھنا نہیں ہوتا۔ بلکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت کی طرف توجہ دلانا ہوتا ہے۔ اس لئے وہی شخص ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ جو مجلس میں خاموشی کے ساتھ بیٹھے۔ اپنے قلب کو ہر قسم کے دنیوی مالوفات سے پاک کر دے۔ اور اسے اس طرح خالی کرے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور نازل ہو۔ تو اس کا دل اس نور کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو۔

ضمنی طور پر کوئی سوال کرنا

ضمنی طور پر کبھی کبھی کوئی سوال پوچھ لینا منع نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بھی لوگ سوالات پوچھ لیتے تھے۔ قرآن کریم نے بھی سوالات کرنے سے کلیتہً نہیں روکا۔ صرف یہ فرمایا ہے۔ کہ ایسی باتیں جو ناپسندیدہ ہوں سوال نہیں کرنا چاہیئے ورنہ اگر امام لوگوں کے سوالات کا جواب ہی دیتا رہے۔ تو یہ صورت بن جاتی ہے کہ گویا مقتدی امام کے اختیارات کو چھین رہے ہیں۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیئے۔ کہ امام خود فیصلہ کرے۔ کہ اس نے کیا بات کہنی ہے نہ یہ کہ لوگ اسے اپنی مرضی کے مطابق باتیں کرنے پر مجبور کریں۔ آخر ایک شخص کو لیڈر بنایا ہی کیوں جاتا ہے اسی لئے کہ وہ لوگوں کی راہ نمائی کرے یہ نہیں ہوتا۔ کہ لوگ لیڈر کی راہ نمائی کرنے لگ جائیں۔ پھر اگر لوگ اپنے امام اور لیڈر کو اپنی مرضی کے مطابق بولنے ہی نہ دیں۔ تو راہ نمائی کا فرض وہ کس طرح سر انجام دے سکتا ہے۔ یہ تو امام کے دل میں خدا تعالیٰ نے ڈالنا ہے کہ کونسی باتیں قلب کی صفائی کے لئے ضروری ہیں۔ اگر اس کو موقعہ ہی نہیں ملیگا اور لوگ اپنے مشغلہ میں مشغول رہیں گے۔ تو وہ خاموش رہیگا۔ یہاں تک کہ وہ وقت آجائیگا۔ جو اعمال کے نتائج ظاہر ہونے کا ہوتا ہے۔ اور چونکہ لوگوں نے محض باتوں میں اپنے وقت کو ضائع کر دیا ہوگا۔ عملی رنگ میں اصلاح اور تربیت اور تزکیہ کے طور پر کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ اس لئے نتائج ان کے خلاف نکلیں گے۔ اور وہ کفِ افسوس ملتے رہ جائیں گے۔

بے جا سوالات

پھر عام طور پر لوگوں کے سوالات محض ایسے ہوتے ہیں۔ جو دماغی تعیش کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں یا اس قسم کے ہوتے ہیں۔ جن میں روحانیت کی طرف کم اور مادیت کی طرف زیادہ میلان پایا جاتا ہے۔ حالانکہ اصلاح نفوس کے لئے ان مضامین کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ جن کا روحانیت کے ساتھ تعلق ہے۔ باقی مسائل پر روشنی ڈالنے کے لئے سلسلہ کے علماء موجود ہیں۔ ان سے اس قسم کے مسائل پوچھنے چاہئیں۔ نہ یہ کہ جو سوال بھی دل میں پیدا ہو وہ براہ راست امام سے دریافت کرنا شروع کر دیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی یہی طریق تھا۔ کہ جب آپ سے کوئی دوست کسی مسئلہ کے متعلق دریافت کرتا۔ تو آپ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے فرماتے کہ مولوی صاحب یہ مسئلہ اس کو سمجھا دیں۔ اور واقعہ میں ہماری مجلس کوئی مدرسہ تو نہیں۔ کہ جس میں لوگوں کے سوالات کا جواب دینے کے لئے ہم آجاتے ہیں۔ اس غرض کے لئے علماء اور مدرس مقرر ہیں۔ اور وہ اپنی اپنی جگہ سوالات پوچھنے والوں کی تشفی کر سکتے ہیں۔

صحابہ کرامؓ کی احتیاط

صحابہؓ تو اس بارہ میں اس قدر احتیاط سے کام لیا کرتے تھے۔ کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم بدوؤں کا انتظار کیا کرتے تھے کہ وہ کب آتے ہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوالات دریافت کرتے ہیں۔ گویا ادب کی وجہ سے وہ خود سوال کرنے کی جرأت ہی نہیں کرتے تھے۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

قادیان سے باہر رہنے والوں کی معذوری

بدوی کے معنے باہر سے آنے والے کے ہیں۔ آج کل کے حالات کے لحاظ سے وہ لوگ جو قادیان سے باہر رہتے ہیں اور جنہیں یہاں بہت کم آنے کا موقع ملتا ہے وہ اگر ایسے سوالات کریں تو معذور سمجھے جا سکتے ہیں۔ مثلاً وہ یہ بھی پوچھ سکتے ہیں کہ وضو کا مسئلہ کس طرح ہے یا طہارت کا کیا طریق ہے۔ اور اُن کے لحاظ سے اس قسم کے سوالات طبیعت پر گراں بھی نہیں گذرتے کیونکہ وہ عموماً باہر رہتے ہیں۔ اور انہیں ان مسائل کی واقفیت نہیں ہوتی لیکن وہ لوگ جو قادیان میں رہتے ہیں ان کو اس قسم کے سوالات میں کیا وقت پیش آسکتی ہے کہ انہیں سوائے اس مجلس کے سوالات کرنے کے لئے اور کوئی جگہ ہی نہیں ملتی۔ قادیان میں کئی علماء موجود ہیں کئی دینی علم رکھنے والے لوگ پائے جاتے ہیں اور وہ ان سوالات کو بخوبی حل کر سکتے ہیں۔ پھر وجہ کیا ہے کہ ایک شخص اُن سے تو نہیں پوچھتا اور اس مجلس میں آکر سوال کر دیتا ہے۔

مجلس میں بیٹھنے کی غرض

حالانکہ یہ مجلس اس لئے قائم کی گئی ہے۔ اور مَیں محض اس لئے باہر آکر بیٹھتا ہوں کہ آنیوالی جنگ سے پہلے دوستوں کو اس کیلئے تیار کر دوں مگر میں تو لوگوں کو جنگ کے لئے تیار کرنا چاہتا ہوں۔ اور لوگ مجھے گھسیٹ کر کسی اور میدان میں لیجاتے ہیں۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے جنگ میں بجائے اس کے کہ جرنیل کو دشمن کی فوج پر حملہ کرنے کا موقع دیا جائے اپنی فوج کے سپاہی اُسے گھسیٹ کر کبھی ایک طرف لے جائیں اور کبھی دوسری طرف لے جائیں۔ ظاہر ہے کہ سپاہی کا یہ کام نہیں کہ وہ جرنیل کو گھسیٹے بلکہ جرنیل کا یہ کام ہے کہ وہ سپاہیوں کو لے کر دشمن کی فوج کی طرف بڑھے اور اُن سے مناسب کام لے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم سوالات کرنے سے بالکل رک جاؤ۔ مگر مَیں یہ ضرور کہتا ہوں کہ سوالات ایسے ہی ہونے چاہئیں جو اس مجلس کے مناسب حال ہوں اور جو دوسرے علماء سے نہ پوچھے جا سکتے ہوں۔ اگر ایسے سوالات ہوں جن کے جوابات ہمارے سلسلہ کے دس بیس بلکہ پچاس علماء دے سکتے ہوں تو اس مجلس میں وہ سوالات پیش کر کے وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک خطبہ جمعہ انگریزی میں

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۱۲ ... ۱۹۴۴ء "حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے صلح کا پیغام انگلستان اور ہندوستان کے نام" کے عنوان سے اُردو میں چھپوا کر تقسیم کیا گیا تھا۔ اب اس کا انگریزی ترجمہ چھپوایا جا رہا ہے۔ قیمت ۱۲/۸ روپے فی سیکڑہ ہوگی۔ جماعتیں آرڈر جلد بھجوا دیں تا اسکے مطابق چھپوایا جائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

منشیوں کی ضرورت

سندھ کی زمینوں پر کام کرنے کے لئے منشیوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۳۰ + ۸ معہ ایک من غلہ ہوگی۔

عبدالرحیم درد پرائیویٹ سیکرٹری

غرباء کے لئے غلہ کا انتظام

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب اس وقت اپنے لئے غلہ کا انتظام کر رہے ہونگے اور زمیندار غلہ اٹھا رہے ہونگے۔ اسوقت انہیں قادیان کے ان غرباء کو نہیں بھولنا چاہئے جو دیارِ حبیبؑ میں تنگی کے ایام گزار رہے ہیں۔ ہمیں ان کیلئے اٹھارہ سو من غلہ یا پندرہ ہزار روپیہ چاہئے۔ گزشتہ سال دوستوں نے غفلت سے کام لیا اور تین ہزار کے قریب قرض گزشتہ سال کا بھی ہم نے ادا کرنا ہے۔ گزشتہ سال دو سو من غلہ میں نے دیا تھا۔ ایک سو من برادرم عبداللہ خان صاحب نے اور دو سو من عزیزم ملک عمر علی صاحب نے۔ کوئی سو من کے قریب غلہ ہمارے دوسرے رشتہ داروں نے دیا تھا کل چھ سو من غلہ ہوا تھا جس میں سے پانچ سو من غلہ ہمارے خاندان نے دیا۔ گو ہمارے لئے یہ خوشی کا موجب ہو مگر باقی جماعت کے لئے یہ سخت ندامت اور افسوس کا مقام ہے کہ ایک خاندان کی امداد سے دگنا بھی باقی ساری جماعت نہ دے سکی۔ غرباء کا امن اور آرام ہی قوم کی زندگی کا نشان ہوتا ہے۔ جو لوگ اس طرف سے غافل ہوتے ہیں وہ اپنی شقاوت قلبی کا ثبوت دیتے ہیں۔ اس لئے میں اس سال خصوصیت سے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہر خاندان اپنے سالانہ غلہ کا چالیسواں حصہ اس مد میں ادا کرے۔ اور امراء حسب توفیق زیادہ رقم دیں اور زمیندار اپنی کل گندم کی پیداوار کا ۱/۴۰ غرباء کے لئے ادا کریں امید ہے کہ جماعت اس دفعہ اپنی سابقہ غفلت کا بھی ازالہ کرے گی۔ والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

کلرکوں کی فوری ضرورت

نظارت علیا میں پانچ ریلیونگ کلرکوں کی فوری ضرورت ہے۔ تعلیمی قابلیت میٹرک پاس یا مولوی فاضل پاس ہو۔ میٹرک فیل یا مولوی فاضل فیل امیدواروں کی درخواستوں پر بھی غور ہو سکتا ہے بشرطیکہ انہوں نے باقاعدہ سکول میں تعلیم حاصل کی ہو۔ خواہشمند اپنی درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹس اور تصدیق پریذیڈنٹ جلد نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ تنخواہ کا گریڈ عام کلرکوں کا ہوگا۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

جماعتہائے احمدیہ کشمیر کیلئے اعلان

تمام عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کشمیر پر واضح ہو کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ لوگوں کی سہولت اور آسانی کے لئے مندرجہ ذیل احباب جماعت کا ایک بورڈ جو پانچ قاضیوں پر مشتمل ہے۔ منظور فرما کر ارشاد فرمایا ہے کہ ان میں سے کوئی تین قاضی بیٹھ کر فیصلہ کر دیا کریں۔ پس میں تمام عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کشمیر سے عرض پرداز ہوں کہ وہ اپنے تمام احمدیوں کے تنازعات اس بورڈ کے سامنے پیش کیا کریں۔ قاضیوں کے نام یہ ہیں:

(۱) سید قطب الدین صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ آسنور (۲) مولوی حبیب اللہ صاحب امام مسجد آسنور (۳) میاں محمد یوسف خان صاحب بی اے ایل ایل بی بارہ مولا۔ (۴) میر غلام محمد صاحب یاڑی پورہ (۵) شیخ محبوب الٰہی صاحب ٹیچر مڈل سکول کولہ گام۔

ناظم محکمہ قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔

نماز اور دُعا کی اہمیّت

نماز اور دُعا مترادف الفاظ ہیں۔ صرف زبان کا فرق ہے۔ فارسی میں نماز کہتے ہیں۔ اور عربی میں دعا۔ اسلام نے جو نماز کا حکم دیا ہے اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ تعدیل ارکان کے ساتھ ساتھ خشوع خضوع کی حالت میں دُعا کی جائے۔ اور مالک حقیقی کے ساتھ ایک سچا پیوند قائم کیا جائے۔ مگر بعض لوگ نہ تو تعدیل ارکان کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اور نہ ان کی نماز میں خشوع خضوع ہوتا ہے۔ اور نہ دعا مانگی جاتی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ ٹھونگے دار نماز پڑھ کر جلد فارغ ہو جاتے ہیں۔ غیر احمدی تو نماز جلد جلد ختم کر کے دعا پیچھے کرتے ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ سے ثابت نہیں۔ پس جو طریق نماز کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے ثابت ہے۔ اس کے مطابق نماز پڑھنا اور نماز ہی میں دعا کرنا اور اپنی حاجات کو خدا تعالےٰ کے سامنے رکھنا خدا کو پسند ہے۔ اور اسی ذریعہ سے ہم باطنی صفائی پا سکتے ہیں۔ اور سچا تعلق خدا تعالےٰ سے قائم کر سکتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الدعاء مخ العبادۃ کہ دُعا عبادت کا مغز ہے۔ وہ عبادت جو بغیر دُعا کے ہے۔ وہ چھلکا بغیر مغز کے ہے۔ جسے کوئی لینے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ پھر خدا تعالےٰ ایسی عبادت کو کیونکر قبولیت کا درجہ دے سکتا ہے۔ پس سچی نماز جس میں دعا اور اپنے خدا کے لئے محویت ہو۔ وہ قبولیت کے [illegible] اور مومن کو چاہیئے۔ کہ اسے حاصل کرے۔ اور اختیار کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”حالانکہ نماز کا جو مومن کی معراج ہے مقصود یہی ہے۔ کہ ایسی دُعا کی جائے۔ اور اسی لئے ام الادعیۃ اھدنا الصراط المستقیم دعا مانگی جاتی ہے۔ انسان کبھی خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک اقامۃ الصلوٰۃ نہ کرے۔ اقیموا الصلوٰۃ اسی لئے فرمایا ہے۔ کہ نماز گرگر پڑتی ہے۔ مگر جو شخص اقامۃ الصلوٰۃ کرتے ہیں۔ تو وہ اس کی روحانی صورت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تو پھر وہ دعا کی محویت میں ہو جاتے ہیں۔ نماز ایک ایسا شربت ہے۔ کہ جو اسے ایک بار پی لے اسے فرصت ہی نہیں ہوتی۔ اور وہ فارغ ہی نہیں ہو سکتا۔ اس سے سرشار اور مست رہتا ہے۔ اس سے ایسی محویت ہوتی ہے۔ کہ اگر ساری عمر میں ایک بار بھی اسے چکھتا ہے۔ تو پھر اس کا اثر نہیں جاتا۔“

(الحکم ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۲ء)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث ہے۔ جو اسی کی تائید کرتی ہے۔ آپ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام سے دریافت کیا۔ بتاؤ اگر تم میں سے کسی شخص کے گھر کے آگے سے مصفّٰے پانی کی نہر چلتی ہو۔ اور وہ اس میں پانچ دفعہ روزانہ نہائے۔ تو کیا اسکے جسم پر کوئی میل کا ذرہ باقی رہ سکتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب وہ روزانہ پانچ دفعہ غسل کریگا۔ تو کیونکر اس کے جسم پر میل کا کوئی ذرہ باقی رہ سکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جیسے نہر میں نہانے والے کے جسم پر میل کا کوئی ذرہ باقی نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح وہ شخص جو اسلام کے حکم کے مطابق باشرائط نماز ادا کرتا ہے۔ اس کے دل پر میل کا کوئی ذرہ باقی نہیں رہ سکتا۔ اس حدیث کا منشاء واضح ہے۔ اور مومن کو چاہیئے۔ کہ نماز اور دعا کی اہمیت کو سمجھ کر باشرائط نماز ادا کرے اور خدا سے سچا تعلق قائم کر کے اس کی خوشنودی کو حاصل کرے۔ اللھم اجعلنا منھم

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان

ہندوستان میں کمیونزم کا فتنہ

(از ایڈیٹر)

کچھ ہی عرصہ ہوا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے علماء انگریزی دان طبقہ اور نوجوانوں کو خاص طور پر کمیونزم کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور اس کے متعلق لٹریچر کا مطالعہ کر کے اس کا مقابلہ کرنے کی ضرورت بیان فرمائی تھی۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحریک بھی خدا تعالےٰ کے خاص منشاء کے ماتحت حضور نے فرمائی کیونکہ حالات اور واقعات سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ کمیونزم کا فتنہ ہندوستان میں بھی زیادہ سے زیادہ اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اور نہ صرف انگریزی دان اور سیاسیات سے وابستہ لوگ اس کا کثرت سے شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں میں سے علماء کہلانے والے خاص طور پر اس کے حلقہ بگوش ہو رہے ہیں۔

پچھلے دنوں کلکتہ کے اخبار ”ہند“ کے جب ان مضامین کی نہایت متانت اور سنجیدگی سے تردید کی گئی۔ جو کمیونزم کی حمایت میں اور اسلام کے صریح خلاف شائع ہوئے تھے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ معاصر موصوف نے تبادلہ ہی بند کر دیا۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ وہ دلائل کے ساتھ گفتگو کرتا۔ اور ہمارے دلائل پر غور کرتا۔ لیکن چونکہ یہ ممکن نہیں کہ اسلامی دلائل کا مقابلہ باطل کر سکے۔ خواہ وہ کتنا ہی مرعوب کن اور مغالطہ دہ کیوں نہ ہو۔ اس لئے وہ طریق اختیار کیا گیا۔ جو مناسب نہ تھا۔ مگر اس سے یہ ضرور ثابت ہو گیا۔ کہ علماء کہلانے والے بہت بری طرح کمیونزم کے زیر اثر آ چکے ہیں۔ اس کی مزید تصدیق معاصر ”کوثر“ (۵ر جون) کی حسب ذیل سطور سے ہوتی ہے۔ لکھا ہے۔

سہارنپور میں جمعیت علمائے ہند کا جو عظیم الشان سالانہ اجلاس حال ہی میں منعقد ہوا تھا۔ اس کے خطبۂ استقبالیہ ارشاد کرنے والے بزرگ نے کھلم کھلا اشتراکی نظام کی حمایت کی۔ اس سے قبل یہی صورت دہلی کے اجلاس جمعیت میں بھی پیش آئی تھی۔ ایک اشتراکی ”مسلمان“ ہی نے علمائے اسلام کا خیر مقدم فرمایا۔ اور ان کے اجتماع پر اھلاً وسھلاً و مرحبا کہا۔

ایک دوست کو ان باتوں پر بڑی حیرت ہے اور ہم بھی اس حیرت فروشی میں شریک ہیں۔ لیکن یہ صرف تاریخ کا اعادہ ہے۔ جو عام قانون فطرت کے مطابق ہو رہا ہے۔ جن لوگوں نے ترکستان میں اشتراکیت کے غلبہ و نفوذ کے عمل کا مشاہدہ کیا ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ کمیونزم کے مبلغین کرام نے عامۃ المسلمین کے قلعہ پر علمائے اسلام ہی کے چور دروازے سے حملہ کیا تھا۔ وہ علماء ہی کے مقدس عماموں کی اوٹ میں کمیونزم کا خنجر چھپائے ہوئے آئے۔ انہوں نے حضرات علماء ہی سے سند اعتبار حاصل کی۔ اور علماء ہی کے پروانۂ رضا کو لے کر وہ عوام میں پھیلے۔ مگر جب انہوں نے وقار حاصل کر لیا۔ اور قدم جما لئے۔ تو بدو کے اونٹ کی طرح انہوں نے علماء ہی کی گردنوں پر سب سے پہلے چھری پھیر دی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے وطن میں ایسا ہو چکا ہے اب انتظار کرو۔ کہ شاہ ولی علیہ الرحمۃ کے ملک میں بھی اس تاریخ کا اعادہ ہو۔

ان حالات میں اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت کے تعلیم یافتہ طبقہ کو کمیونزم کا مطالعہ کرنے اور اس کا مقابلہ کرنے کا جو ارشاد فرمایا ہے۔ وہ کس قدر [illegible]

زمانہ کا انقلاب

ایک وقت جرمنی نے اعلان کیا تھا۔ کہ اگر اتحادیوں میں سے کسی نے ایک جرمن قیدی کو ہلاک کیا۔ تو اس کے بدلے دس اتحادی قیدی قتل کئے جائینگے۔ مگر اب برلن میں روس کے مقرر کردہ میئر آدھر دولز نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر کسی روسی سپاہی یا افسر کو قتل کیا گیا۔ تو اس کے بدلے سابق نازی پارٹی کے پچاس ممبروں کو ہلاک کر دیا جائیگا۔ تلک الایام نداولھا بین الناس

وصیت کا معاملہ نہایت اہم معاملہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے ایسی خصوصیت بخشی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے خاص الہامات کے ماتحت اسے قائم کیا ہے۔ کہ کوئی مومن اس کی اہمیت اور عظمت کا انکار نہیں کر سکتا۔

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

مثیل موسیٰ علیہ السلام

استثنا باب ۱۸ کی آیت "میں تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرونگا"۔ پر ہمارے سلسلہ کے لٹریچر میں کافی بحث کی جاچکی ہے۔ اور روز روشن کی طرح ثابت ہوچکا ہے۔ کہ اس کے مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ لیکن اس آیت کے سیاق وسباق پر غور کرنے سے بعض اور دلائل بھی اس کی تائید میں ملتے ہیں۔ آیات ۹ تا ۱۴ میں بنو اسرائیل کو سخت ممانعت کی گئی ہے۔ کہ وہ نجومیوں کاہنوں اور ساحروں وغیرہ کی باتوں پر کان دہریں اس کے مقابل پر تاکیدی حکم ہے "خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کریگا۔ تم اس کی طرف کان دہریو (آیت ۱۵)

مثیل موسیٰ کی صداقت کے چار معیار

پھر آیات ۷ اسے ۲۲ تک اُس نبی مثیل موسیٰ کی صداقت پرکھنے کے لئے بنو اسرائیل کو چار باتیں یا معیار بتائے گئے ہیں۔ اول یہ کہ جو کوئی بھی اُس نبی کی باتوں پر جو وہ خدا کی طرف سے کہیگا کان نہیں دہریگا اُس سے خدا باز پرس کریگا۔ پطرس نے اس حکم کو یوں بیان کیا ہے۔ "ہر وہ متنفس جو اس نبی کی باتوں پر کان نہیں دہریگا۔ ہلاک کیا جائیگا" اعمال ۳/۲۳۔ دوئم اگر وہ نبی کوئی لفظ بھی خدا کی طرف منسوب کریگا جس کا خدا نے اُسے حکم نہیں دیا ہوگا تو وہ نبی ہلاک کردیا جائیگا انگریزی بائیبل میں shall die کے لفظ استعمال ہوتے ہیں جو جھوٹے مدعی کی یقینی ہلاکت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ سوئم اس بات کو معلوم کرنے کے لئے کہ جو باتیں "وہ نبی" بیان کریگا خدا کی طرف سے ہیں یا نہیں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اگر اس کی کہی ہوئی باتیں جو وُہ خدا کی طرف منسوب کرے پوری یا واقعہ نہ ہوں تو وہ خدا کی طرف سے نہ ہونگی بلکہ اس کی من گھڑت ہونگی یعنی جھوٹے ہوئی کی پیشگوئیاں یا باتیں جھوٹی ثابت ہونگی۔ چہارم ایسے جھوٹے مدعی سے بنو اسرائیل کو ڈرنے یا خوف کھانے کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی۔

مثیل موسیٰ ہونے کا دعویٰ

واقعات کی روشنی میں یہ بین طور پر ثابت ہے۔ کہ یہ نوشتے پورے ہوگئے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام جن کو مخاطب کرکے یہ الفاظ کہے گئے تھے ان سے لیکر حضرت مسیح علیہ السلام تک کسی نبی نے خواہ وہ بنو اسرائیل سے ہو۔ یا کسی اور قوم سے مثیل موسےٰ یا "وہ نبی" ہونیکا دعوےٰ نہیں کیا۔ پطرس نے بنو اسرائیل کو مسیح کی دوبارہ آمد کی خوشخبری دیتے ہوئے بڑے وثوق اور یقین سے کہا کہ جب تک وُہ سب باتیں پوری نہ ہولینگی جو تمام انبیاء نے ابتداء دنیا سے کہی ہیں۔ یسوع مسیح دوبارہ نہیں آئیگا۔ اور ان باتوں میں سے مثیل موسےٰ کے برپا ہونے اور اس کی باتوں پر کان نہ دہرنے والوں کی ہلاکت کا خاص طور پر اس نے ذکر کیا۔ (اعمال ۳/۲۰ تا ۲۴) حضرت مسیح آئے اور چلے گئے۔ مگر سوائے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی نے وہ نبی مثیل موسےٰ ہونیکا دعویٰ نہیں کیا۔ اور قرآن کریم میں جابجا اس دعوے اور گذشتہ نوشتوں کی تصدیق کی گئی

معیاروں کے مطابق صداقت

اب ان چاروں معیاروں کو الگ الگ لیتے ہیں لیکن تاریخی واقعات کے پیش نظر تورات کی ترتیب کو نظر انداز کرتے ہوئے پہلے معیار پر آخر میں بحث کرنا مناسب ہوگا۔ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوےٰ کیا تو سارے عرب میں یہود ونصاریٰ کافی تعداد میں آباد تھے اور بمقابلہ مشرکین عرب علمی ذوق رکھنے والے لوگ تھے۔ آپ کے دعویٰ کا نہ صرف عرب میں بلکہ آس پاس کے تمام ممالک میں شور برپا ہوگیا تھا۔ یہود ونصاریٰ سے آپ کے دعاوی تعلیم وحی پوشیدہ نہ تھے۔ وُہ باتیں جو بنو اسرائیل کو تورات میں کہی گئی تھیں بعینہٖ لیکن زیادہ پرزور اور پُر شوکت الفاظ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیں۔ سورہ الحاقہ میں عاد وثمود۔ قوم فرعون وغیرہ کے بوجہ مخالفت انبیاء عبرتناک انجام گویا بنو اسرائیل کی ہی سرگزشت کی طرف مختصراً اشارہ کرتے ہوئے فرمایا فلا اقسم بما تبصرون وما لا تبصرون انه لقول رسول كريم وما هو بقول شاعر قليلا ما تؤمنون ولا بقول كاهن قليلا ما تذكرون تنزيل من رب العالمين — اے بنو اسرائیل تمہیں کاہنوں نجومیوں جادوگروں وغیرہ کی باتوں پر کان دہرنے سے منع کیا گیا تھا تم غور وفکر سے کام نہیں لیتے۔

گذشتہ قوموں کی نبیوں کی مخالفت کی وجہ سے ہلاکت سے عبرت حاصل نہیں کرتے یہ تو ایک نہایت معزز اور صاحب اکرام نبی کی باتیں ہیں۔ نہ کہ کسی شاعر یا کاہن کی۔ یہ باتیں تو تمہارے اور تمام جہانوں کے پیدا کرنے والے اور ان کی ربوبیت کرنیوالے خدا نے اُسے کہی ہیں کہ تمہیں سنائے تمہارا فرض ہے۔ کہ تم ان باتوں پر کان دہرو اور تمہیں تمہارے نبی نے یہی وصیت کی تھی۔ پھر اتمام حجت کے لئے فرمایا۔ ولو تقول علينا بعض الاقاويل لأخذنا منه باليمين ثم لقطعنا منه الوتين فما منكم من احد عنه حاجزين۔ اگر یہ مدعی نبوت اپنے آپ کو مثیل موسےٰ کہنے والا ہم پر کوئی بات بھی افترا کرے اور تمہیں جھوٹ موٹ کہے کہ یہ خدا کی کہی ہوئی بات ہے۔ تو ہم اُسے داہنے ہاتھ سے پکڑ کر شاہ رگ سے کاٹ کر رکھ دیں۔ اور تم میں سے کوئی بھی اُسے ہمارے اس عذاب سے نہ بچا سکے۔

کس قدر رعب اور جلال کا اظہار کیا گیا ہے۔ اُدہر بنو اسرائیل کا اپنا مصدقہ معیار صداقت اور ادہر اس مدعی نبوت کا ایسے نازک حالات میں جبکہ اپنے پرائے سب مخالفت پر اُٹھ کھڑے ہوئے تھے اور اُسے اور اس کے گنتی کے چند ماننے والوں کو شدید مظالم کا تختہ مشق بنا رہے تھے تورات سے کہیں زیادہ زور دار الفاظ میں جھوٹے مدعی نبوت کی خوفناک ہلاکت کے اصول کو علی الاعلان پیش کرنا بنو اسرائیل کے لئے زبردست چیلنج تھا۔ اور ایسی صورت حالات میں اس کا کذب ثابت کرنے کے واسطے کسی بڑی جدوجہد کی ضرورت نہ تھی پہلے پہل مشرکین مکہ نے پھر یہود ونصاریٰ نے عربوں نے عجمیوں نے۔ سرداران قریش نے قیصر وکسریٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہلاک کرنے اور آپ کی مٹھی بھر غرباء مساکین کی کمزور جماعت کو تباہ کرنے کیلئے ایڑی چوٹی تک کا زور لگایا۔ قتل۔ زہر دیکر مارنے۔ بلاوجہ جنگ چھیڑ کر مٹا دینے کی کوشش کی گئی لیکن ہر موقعہ پر بری طرح ناکام رہے۔ مسلسل تئیس سال تک مثیل موسےٰ اور "وہ نبی" ہونے کا دعویٰ کھلم کھلا بلا خوف وخطر اپنے شدید ترین دشمنوں میں کرتے ہوئے طبعی موت سے آپ اس جہان فانی سے بینظیر فاتح اور بارعب وپرشوکت شہنشاہ کی حیثیت سے رحلت فرما ہوئے (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تیسری بات بنو اسرائیل سے یہ کہی گئی تھی۔ کہ اگر وہ ایسی باتیں تمہیں سنائیگا جو خدا نے اُسے نہیں کہی ہونگی تو وہ پوری نہ ہونگی۔ مصیبت اور دُکھ بھری مکی زندگی میں جو باتیں اُس نبیؐ نے خدا کی کہی ہوئی بیان کیں وُہ اس کی اپنی اور اس کے پیرووں کی بیکسی اور مظلومیت کا مرقع تھیں لیکن وُہ اسلام۔ اس کی اپنی اور اسکے متبعین کی حیرت انگیز ترقی اور کامیابی دشمنوں پر غلبہ۔ دشمنوں کی عبرتناک ہلاکت کے متعلق زبردست پیشگوئیاں تھیں۔ انہیں سن کر دشمن ہنسی اُڑاتے اور مظالم ڈھاتے دور ونزدیک ان کا کافی چرچا ہوچکا تھا۔ بنو اسرائیل اور ان کے علماء بھی سب کچھ دیکھ اور سن رہے تھے۔ ابوجہل اور دیگر سرداران قریش کی ہلاکت۔ عیسائی رومی سلطنت کا مغلوب ہونیکے چند سال بعد ایران پر غلبہ حاصل کرنا۔ بنو اسرائیل کے نبی حضرت یوسف کی طرح اس مدعی نبوت کا اپنے بھائیوں پر فتح پانا اسلام کے نہایت سرعت سے پھیلنا اور دیگر واقعات کے متعلق عظیم الشان پیشگوئیوں کا اس مدعی نبوت کی اپنی ہی زندگی میں چند سالوں کے اندر مشرکین عرب اور یہود ونصاریٰ کے دیکھتے دیکھتے صاف طور پر پورا ہونا تورات کے اس معیار کی روشنی میں بنو اسرائیل پر زبردست اتمام حجت تھا۔

انکار کرنیوالوں کی ہر لحاظ سے تباہی

چوتھی بات یہ تھی کہ بنو اسرائیل کو جھوٹے مدعی نبوت کی من گھڑت باتوں سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ لیکن معیار اول کے پیش نظر اس کا یہ مطلب ہوا کہ سچے مدعی نبوت کی وحی (خدا کی کہی ہوئی باتوں) کا انکار خطرہ سے خالی نہیں چنانچہ تاریخ شاہد ہے۔ کہ بنو اسرائیل کو اس مدعی نبوت کی زندگی میں ہی کس خوف وخطر کا سامنا کرنا پڑا ایک مٹھی بھر جماعت ہے۔ سارا عرب مخالف ہے۔ مدینہ اور اس کے آس پاس کے نہایت بارسوخ اور صاحب اقتدار یہود کے خوف وہراس کی یہ حالت تھی۔ کہ بجائے کھلم کھلا مقابلہ کرنے کے

بزدلوں کی طرح منافقوں سے خفیہ سازباز کرکے گزند پہنچانے کی ناکام کوشش کرتے رہتے۔ پھر مثل الذین حملوا التورٰۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا کہہ کر انہیں غیرت دلائی۔ اور فتمنوا الموت کہہ کر مباہلہ کا چیلنج دیا۔ نجران کے عیسائیوں کو بال بچوں سمیت ایک دوسرے پر موت کے واسطے بددعا کرنے کے لئے للکارا۔ لیکن کوئی بھی تاب مقابلہ نہ لاسکا۔ اس وقت دنیا میں سب سے بڑی حکومت جو عیسائی تھی۔ یعنی رومی سلطنت۔ وہ اپنا نہایت منظم اور مسلح لاکھوں کا لشکر لے کر اس مدعی نبوت پر اس امید سے کہ اسکی جمعیت چیونٹی کی طرح مسل دیگی چڑھ آئی۔ لیکن ان کے چند ہزار جانبازوں اور جاں نثاروں کی معمولی فوج کی آمد کا ہی سنکر بزدل عرام بھاگ گئی۔ پھر اس نبی کا یہ اعلان کہ نصرت بالرعب مسیرۃ شھر خدا نے میری اتنے رعب سے امداد فرمائی ہے۔ کہ اس کا اثر ایک ماہ کی مسافت تک پہنچتا ہے۔ یہود ونصاریٰ کے لئے کذب ثابت کرنے کے لئے ایک اور زبردست چیلنج تھا۔

اس خوف وہراس کا انجام پہلی بات کے ضمن میں عرض کرتا ہوں۔ کہا گیا تھا۔ کہ جو اس مثیل موسیٰؑ کی باتوں پر کان نہ دھریگا۔ اس سے بازپرس ہوگی۔ یا بقول پطرس وہ ہلاکت کے گڑھے میں گر یگا۔ اس کے کئی پہلو ہیں۔ دنیاوی وجاہت شان وشوکت کی بربادی۔ اخلاقی تباہی۔ روحانی ہلاکت۔ بنو اسرائیل کی آنکھوں کے سامنے مشرکین عرب یا تو اسلام لائے۔ یا بالکل تباہ وبرباد ہوگئے۔ خود مدینہ کے یہودی قبائل بنو نضیر، بنو قریظہ وغیرہ جنہیں اس مدعی نبوت کو نہایت قریب سے ہر رنگ میں مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا تھا۔ اور جو اسکی ابتدائی مدنی زندگی کے چشم دید گواہ تھے۔ صرف دس سال کے قلیل عرصہ میں مخالفت اور انکار کرکے قعر مذلت میں گرائے گئے۔ اور ہمیشہ کے لئے ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کی سزا دی گئی۔ اور چودہ سو سال سے اس کا وہ مزا چکھ رہے ہیں۔ موجودہ متمدن اور ترقی یافتہ زمانہ میں بھی جو مظالم ان پر آجکل یورپ میں ہوئے۔ ان کے بیان سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قیصر وکسریٰ کی رومی وایرانی حکومتیں مخالفت کرکے اس نبی کے غلاموں کے ہاتھوں سے ہمیشہ کے لئے تباہ ہوگئیں۔

اخلاقی پہلو سے اس زمانہ کے عیسائیوں کی حالت کا نقشہ مشہور انگریز مورخ گبن نے اپنی "تاریخ روما" میں کھینچا ہے۔ موجودہ زمانہ میں عیسائی ممالک کی اخلاقی حالت کے متعلق کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔ یہودیوں کی اخلاقی تباہی کا نمونہ دنیا کے ہر اس شہر میں جہاں ان کی اپنی بستیاں ہیں۔ صاف نظر آتا ہے۔ جوزف کرٹیل نے اپنی کتاب موسومہ ٹریڈرز ان وُمن (عورتوں کے تاجر) مطبوعہ ۱۹۳۹ء میں دنیا کے قریباً ہر ملک کی بدکاری۔ اغوا کرنے والوں کا طریق کار ان کے شدید مظالم سفاکی اور سنگدلی کے چشم دید حالات لکھے ہیں۔ اس لئے مغربی ممالک کی حالت سب سے بری دکھائی ہے لیکن ان میں بھی یہود سب سے آگے آگے ہیں۔ اور اپنی قوم کی لڑکیوں کو اغوا کرکے تمام دنیا میں تجارتیں کرتے ہیں۔ اور ہر ملک میں انہوں نے بدکاری کے اڈے بنا رکھے ہیں۔ روحانی لحاظ سے تورات انجیل نے خدا کے پیاروں کے یہ نشانات بتائے ہیں۔ وہ نبوت کرینگے۔ معجزات وکرامات دکھلائینگے بیماروں کو چنگا کرینگے۔ ان کی دعائیں قبول ہوا کریں گی لیکن "اس نبی" کی آمد پر آسمان کے تمام دروازے ان پر بند کر دیئے گئے۔ نہ کوئی نبوت کرنے والا رہا۔ نہ صاحب کرامت ومعجزات۔ قصہ کہانیوں اور پدرم سلطان بود پر سارا انحصار ہے۔ اس مدعی "وہ نبی" اور مثیل موسیٰؑ کے تیرہ سو سال بعد اس کے ایک غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متواتر تیس پینتیس سال یہود ونصاریٰ کو کرامت ومعجزات یا مقابلہ پر قبولیت دعا کے لئے للکارا۔ لیکن وہ روحانی طور پر ایسے ہلاک ہو چکے ہیں۔ کہ ساری دنیا میں سے ایک متنفس بھی نہ پیش کرسکے۔ جو تعلق باللہ کا دعویٰ کرنے کی جرأت کرتا۔ الغرض بنو اسرائیل نے "مثیل موسیٰ" کا انکار کرکے اپنے کذب اور ہلاکت پر اور "اس نبی" کی صداقت پر مہر کر دی۔ اور وہ نوشتے کہ جو کوئی بھی میری ان باتوں کو جو وہ (نبی) میرے نام سے بیان کریگا۔ کان نہیں دھریگا۔ میں اس سے بازپرس کروں گا پورے ہوئے۔ اور ادھر "اس نبی" مثیل موسیٰ کی یہ بات کہ اس کا روحانی بستان ہمیشہ ہرا رہے گا۔ اور تاقیامت تازہ بتازہ پھل دیتا رہیگا۔ پوری ہوئی۔ ہو رہی ہے۔ اور ہوتی رہے گی۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ خاکسار فضل کریم بی۔ اے ایل۔ ایل بی۔

ذی ثروت احباب جماعت خصوصاً توجہ کریں

ہمارا نصب العین اس پیغام کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ جو آج سے ۱۳۰۰ سال قبل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس کی تجدید کے لئے آج مبعوث ہوئے۔ ایک نظام کے ماتحت اس کام کو صیغہ نشر واشاعت کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور یہ صیغہ احباب کرام کی فراخ حوصلگی اور وسعت قلبی سے کے دم سے وابستہ ہے۔ بعض احباب چندہ اس وجہ سے کم لکھواتے یا بھیجتے ہیں۔ کہ کہیں یہ ریا نہ ہو جائے۔ خدارا وہ ایسا نہ کریں۔ وہ اس کام کو دیکھیں جو ہمارے سپرد ہے وقت بہت جلد جلد گزر رہا ہے۔ ایسا نہ ہو۔ ہم اپنی ترقیات کو اپنے ہاتھوں پیچھے ڈال رہے ہوں۔ لٹریچر مبلغ کا قائمقام ہے۔ اس کی طرف فوری توجہ کی جانی ضروری ہے۔ ہمارا بجٹ دس ہزار ہے۔ اور یہ بجٹ ایک پیسہ فی آدمی ماہانہ ادا کرنے سے صرف ہندوستان کی جماعت ادا کرسکتی ہے۔ لیکن یہ کافی نہیں۔ وہ وقت گزر چکا۔ جب دس ہزار ایک بڑی رقم سمجھی جاتی تھی۔ اور آہستہ آہستہ بجٹ بڑھایا جاتا تھا۔ اب دوڑنے کا وقت ہے۔ چھلانگنے کا وقت ہے۔ ورنہ پیچھے رہ جانے کا خوف ہے۔ اس لئے ایسے ذی ثروت احباب آگے آئیں۔ جو اس بجٹ میں اضافہ کر دیں۔ مبارک ہیں وہ جو اس بجٹ کو اس سال دس ہزار سے ۲۰ ہزار کر دیں۔ مبارک ہیں وہ جو نزاکت کو سمجھیں اور آگے بڑھیں۔

چندہ علم ایک لازمی چندہ ہے۔ جو فرائض کی طرح ہے۔ اور فرائض صرف بخشواتے ہیں۔ طوعی چندہ مثل نشرواشاعت کے چندے کے نوافل کا رنگ رکھتا ہے۔ اور نوافل خدا تعالیٰ کے قرب کی طرف لے جاتے ہیں۔ غور کرنے والوں کے لئے یہ کافی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو لبیک کہیں۔

(ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

ابی سینیا کے دور دراز علاقہ میں تبلیغ احمدیت

خاکسار آجکل ابی سینیا کے دور دراز غربی حصہ میں جہاں نیل ازرق کا منبع ہے۔ کام کرتا ہے۔ اس کے قریب گوندر نام ایک بڑا شہر ہے۔ وہاں کے ڈسٹرکٹ ہاسپیٹل کا انچارج ہوں۔ ڈاک کا سرکاری انتظام کوئی نہیں۔ البتہ ملٹری کی لاریاں آتی جاتی ہیں۔ دو ماہ میں ایک بار ان کے ذریعہ ڈاک آسکتی ہے۔ پانچ سو میل کا سفر کرکے ادیس ابابا سے یہاں انسان پہنچ سکتا ہے۔ خوبصورت علاقہ ہے۔ شمالی ابی سینیا میں عدوہ ایک جگہ ہے۔ اس سے آگے عدی گرات مقام کے قریب دو تین قبریں ہیں۔ جو نجاشی اور اس کے ساتھیوں کی ہیں۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرنے کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ مگر راستہ میں ٹھیرنا پڑا۔ اور قضائے الٰہی نے آلیا۔ کثرت سے حبشی لوگوں میں مشہور ہے۔ کہ اس کا اسلامی نام احمد تھا۔ اور وہ مسلمان ہوگیا تھا۔ اسکی قبر پر ہزاروں لوگوں کا اکٹھ ہوتا ہے۔ ایک خاص دن ہر سال یہ لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔

حبشہ کے اندر ۳ حصہ مسلمان اور ایک حصہ عیسائی ہیں۔ (میرے اندازے سے اگر ابی سینیا کی مردم شماری کی جائے۔ جو اب تک پورے طور پر کبھی نہیں کی گئی۔ تو اس کا تناسب ۳ مسلمان اور ۲ حبشی کے قریب ہے) نجاشی کی موت کی خبر حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وحی سے دی تھی۔ اور اس کا جنازہ بھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پڑھا تھا۔ اس کا دارالحکومت مقام اکسوم تھا۔ جو اب تک گاؤں کی صورت میں آباد ہے۔ اور میں نے اس سفر میں اسے دیکھا ہے۔

گوندر شمال مغربی ابی سینیا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر دی۔ عرب اور حبشی لوگوں نے خوش آمدید کہا۔ اور بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور کئی لوگ کتابیں عربی کی مانگتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعودؑ نے لکھیں۔ اور فوٹو دیکھنے کے خواہشمند ہیں۔ چونکہ میرے پاس لٹریچر مدت سے ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے وعدہ کرنے پر اکتفا کیا۔ کہ جب آئیگا۔ انہیں دیدیا جائیگا۔ ایک امریکن لیڈی نے باصرار "نظام نو" لیکچر حضرت امیرالمومنین ترجمہ انگریزی مانگ کر لے لیا۔ کہ میں والدہ کو امریکہ بھیجنا چاہتی ہوں۔ غرضیکہ طبائع احمدیہ جماعت کی تبلیغ اور نشر منشورات کو آج کل بڑی خوشی سے اور پیاسے انسان کی طرح قبول کرتی ہیں۔ خاکسار ڈاکٹر نذیر احمد میڈیکل افیسر)

قرآن کریم کے متعلق ایک اعتراض کا جواب

عیسائی اپنے مبلغین کو بڑی شدّ و مد کے ساتھ سکھلاتے ہیں کہ مسلمانوں کے قول کے مطابق قرآن ایک ہدایت نامہ ہے۔ جو خدا کی طرف سے مخلوق کے لئے ہے۔ کہ وہ اس کو سمجھ کر اس پر عمل کرے۔ اب ظاہر ہے اس کا ایک ایک لفظ فہم عامہ کے مطابق ہونا چاہیئے۔ مگر قرآن شریف میں بعض ایسے ایسے الفاظ پائے جاتے ہیں۔ جن کے معانی کی تعین میں شروع اسلام سے لے کر اس وقت تک اختلاف رہا ہے۔ اور یہ اختلاف ثابت کرتا ہے کہ قرآن منجانب اللہ نہیں۔ مثال کے طور پر حروف مقطعات پیش کئے جاتے ہیں۔ اس کے متعلق علمائے اسلام نے کئی ایک جواب پیش کئے ہیں۔ لیکن میں کتاب مقدس کے ایک ضروری حصہ سے مفصل جواب پیش کرتا ہوں۔ جس کے متعلق شروع سے مفسرین یہود و نصاریٰ کا اقرار ہے۔ کہ ان کے معانی ہم نہیں جان سکتے۔ اور جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ اس میں اختلاف شدید ہے۔

یہود کا عقیدہ ہے کہ جس طرح حضرت موسےٰ نے توریت کی پانچ کتب بنی اسرائیل کو دیں اسی طرح حضرت داؤد نے زبور کی پانچ کتب بنی اسرائیل کو دیں۔ (یہود زبور کو پانچ حصص یا پانچ کتب میں تقسیم کرتے ہیں۔ چنانچہ مدراش کی کتاب میں زبور ۱ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ جب سے موسےٰ نے شریعت کی پانچ کتابیں بنی اسرائیل کو دیں۔ ویسے حضرت داؤد نے ان کو پانچ کتابیں زبور کی دیں)

ہیپولیٹس لکھتا ہے۔ یاد رہے چوک نہ جائے کہ عبرانی لوگ زبور کو پانچ کتابوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ تاکہ وہ ایک طرح دوسری توریت سمجھی جاتے۔ تفسیر کتاب زبور مصنفہ ریورنڈ کینین جے علی بخش چرچ آف انگلینڈ پنجاب صلا و ۷ ملاحظہ ہو۔ کہ اس مقدس کتاب زبور یا مزموروں میں بکثرت الفاظ ہیں جن کے معانی بقول خود یہود و نصاریٰ نہیں جانتے۔ اور مفسرین میں سخت اختلاف ہے مزامیر کے بعض نام و القاب تو ایسے ہیں کہ ان کے ٹھیک معنی ہمکو معلوم نہیں۔ اور صرف اٹکل سے کام لیا گیا ہے مثلاً (باب ۸)

مشکیل۔ یہ نام زبور ۳۲ و ۴۲ و ۴۴ و ۴۵ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵۔ ۷۴ و ۷۸ و ۸۸ و ۸۹ و ۱۴۲ یعنی ۱۳ مزامیر کے شروع میں آتا ہے۔ جن میں سے گیارہ مزامیر دوسری اور تیسری کتب زبور میں پائے جاتے ہیں۔ اس لفظ کے معنی معلوم نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ نام مواعظانہ مزامیر کا ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ اگر یہ درست تھا۔ تو پھر کیوں صرف دو ہی مزامیر یعنی (۳۲ و ۷۸) مواعظانہ زبور شمار ہوتے۔ کیونکہ دوسرے ایسے نہیں ہیں۔ پس صحیح معانی معلوم نہیں ہو سکے۔

ایک جرمن عالم ڈیلیچ نامی کہتا ہے کہ "اس سے مراد دھیان یا مراقبہ ایک دوسرے عالم کا قیاس ہے۔ اس سے مراد خردمندی ہے" مگر یقینی طور پر کچھ علم نہیں ہے۔

مکتام۔ یہ لقب چھ مزامیر کے عنوان میں آیا ہے۔ لفظ مشکیل کی طرح یہ بھی غالباً موسیقی اصطلاح ہو گی۔ جس کے معنی ٹھیک طور سے ہمکو معلوم نہیں ہیں۔ بعضوں کا قیاس ہے اس کے معنے کتبہ یا تحریر کے ہیں۔ بعضوں نے کہا ہے کہ داؤد کا ایک لقب تھا۔ اور اس کے معنی فروتن۔ خلوص قلب۔ بے عیب ہیں۔ بعضوں نے کہا ہے کہ اس کے معنی "سنہری زبور" ہیں۔ کیونکہ اس میں نفیس خیالات اور سنہری اقوال پائے جاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں اس کے معنی ناشائع شدہ نظم کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی خفیہ یا بھید کے زبور کے ہیں۔ غرضیکہ ٹھیک طور پر یقین مشکل ہے

شجیون یا شگیون یہ ساتویں مزمور کا لقب ہے

سیلاہ۔ یہ لفظ عنوانوں میں نہیں آتا پھر بھی یہ بعض مزامیر میں آیا ہے۔ قدیم زمانہ میں ایک اصطلاح تھی جس کا تعلق باجے کے بجنے سے تھا۔ پھر بھی اس کے معنی ٹھیک طور پر معلوم نہیں ہو سکے۔

اسیطرح نیگنوت پر۔ نحیلوتھ پر یا نحیلوتھ کے ساتھ علاموتھ۔ شمنیت پر۔ گتیت پر بعض دیگر نام بھی ہیں۔ جن کے معنی آجتک معلوم نہیں ہو سکے۔ مثلاً موت لبین زبور ۹ ایالیت حشّ شاہر زبور ۲۲ شوشنّیم زبور ۴۵ و ۶۹۔ شوشنّیم اودوت زبور ۶۰ یونت ایلم رخوکیم پھر زبور ۵۶ پھر زبور ۵۷ آل تشخیتھ۔

عـ٥

(باقی صفحہ ۸)

عـ٥ دیکھو زبور ۳ ... میں محالات اور زبور ۸۸ میں محالات لینوتھ آیا ہے۔ ان کے معنی معلوم نہیں۔ دیکھو تفسیر زبور مصنفہ ریورنڈ کینین جے علی بخش صفحات ۹ تا ۱۲ پس کیا زبور کو الہامی تسلیم کرنے والے اس اعتراض کی وجہ سے زبور کو ترک کر دیں گے۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن مجید کے حروف مقطعات کے صحیح معنی اور تشریح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح کھول کر فرما دی ہے کہ معترضین کے تمام اعتراضات بالکل دور ہو گئے ہیں عبد الخالق نو مسلم

داخلہ تعلیم الاسلام کالج قادیان

تعلیم الاسلام کالج کی فرسٹ ایر (آرٹ اور سائنس نان میڈیکل) میں داخلہ ۹ جون سے شروع ہو کر دس روز تک جاری رہے گا۔ فارم درخواست کالج کے دفتر سے حاصل کی جا سکتی ہے طلباء اپنے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ لیکر آئیں۔

(۱) پروویژنل سرٹیفکیٹ Provisional Certificate

(۲) کیریکٹر " Character Certificate

والدین یا گارڈین کی طرف سے تحریری اجازت نامہ بھی ساتھ ہونا چاہیئے۔ مرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان

احمدیہ ہوسٹل لاہور

لاہور کے کالجوں کے بیرونجات کے احمدی طلباء کے فائدہ کے واسطے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے کئی سال سے یہ ہوسٹل قائم ہے۔ ہوسٹل کا نصب العین قوانین ہوسٹل کے احترام کی رعایت رکھتے ہوئے بورڈرز کے ساتھ ہمدردی اور مناسب ماحول۔ تبلیغ اور ترغیب کے ذریعے ان کو احمدیت کی تعلیم پر چلانا ہے۔ احمدی سرپرست اپنے عزیزوں کو یہاں بھیجکر اس ہوسٹل کے قیام سے فائدہ اٹھائیں۔ ہوسٹل ایک نہایت اچھے ماحول میں واقعہ ہے (ناظر تعلیم و تربیت)

خدام الاحمدیہ اور ترجمۂ نماز

ہر احمدی خادم کا فرض ہے کہ وہ اس چیز کو حاصل کرے جس کے لئے اس نے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وابستہ کیا ہے۔ خدا کے فرستادہ اور خدا کے نبیوں کی پیروی میں خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے تعلق حقیقی یکسوئی سے ادا کی گئی عبادت سے ہوتا ہے۔ حقیقی عبادت اس وقت ہوتی ہے۔ جب انسان جو کچھ زبان سے کہہ رہا ہو اس کا مطلب سمجھتا ہو۔ اور اپنے نفس کو ان صفات سے رنگ رہا ہو۔ جن سے اپنے آقا کو متصف سمجھ رہا ہوتا ہے۔

حقیقی یکسوئی اسوقت ہوتی ہے۔ جب ہمیں اپنی عبادت کے تمام ارکان کا ترجمہ آتا ہو۔ اور حقیقی لطف عبادت کا بھی جبھی آتا ہے۔ جب ہم جو کچھ منہ سے کہیں اس کے معانی بھی سمجھیں۔ پس ہر خادم اپنے زندگی کے مقصد کو سمجھے۔ اور فوری طور پر نماز کا ترجمہ یاد کرے۔ مجلس مرکزیہ نے اس کی اہمیت کے پیش نظر ۱۴ ظہور ۱۳۲۴ھش مطابق ۱۴ اگست ۱۹۴۵ء کو اس کا امتحان رکھا ہے مقامی مجالس کا امتحان مرکز کی طرف سے ہوگا۔ بیرونی مجالس کے قائدین حضرات کا فرض ہوگا کہ ۱۴ اگست تک ایسا انتظام کریں کہ ہر خادم کو نماز کا ترجمہ آ جائے۔ اور ۱۴ اگست کو امتحان لے کر رپورٹ فرمائیں کہ کتنے احباب کو انہوں نے اس دوران میں ترجمہ یاد کرا کے امتحان لیا۔ اور چاہیئے کہ ۱۴ اگست کے بعد کوئی خادم ایسا نہ رہے۔ جسے نماز کا ترجمہ نہ آتا۔ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تبلیغی دوروں کے متعلق ضروری اعلان

نظارت ہذا ایک تبلیغی دورے کا انتظام کر رہی ہے۔ جملہ جماعتیں جو اپنے ہاں جلسے کرانا چاہتی ہیں اور چند روز تک مبلغین کو ٹھہرانا چاہتی ہیں۔ وہ جلد از جلد اطلاع دیں۔ نیز مبلغین کے اخراجات سفر بھی جلد جمع کرائیں۔ تا اس کے مطابق پروگرام بنایا جا سکے (نظارت دعوت تبلیغ)

تصحیح

اخبار "الفضل" مورخہ ۴ جون ۱۹۴۵ء صلا پر چندہ منارۃ المسیح ہال کے زیر عنوان جو اعلان شائع ہوا ہے اس کی سطر ۸ میں بجائے ۲۵ لاکھ کے ۵ لاکھ غلطی سے چھپ گیا ہے۔ دراصل پچیس لاکھ ہے احباب درستی فرمالیں۔ (ناظر بیت المال)

تقرر عہدہ داران مجالس انصار اللہ

ذیل کی جماعتوں میں مفصلہ ذیل عہدہ داران مجالس انصار اللہ کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۱) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ کلکتہ } زعیم میاں عبدالرحمٰن صاحب انجنیر۔ مہتمم عمومی۔ دوست احمد خان صاحب خادم بی اے ایل ایل بی احمدیہ دار التبلیغ۔ اولنگڈن سکوائر } مہتمم تبلیغ منشی محمد شمس الدین صاحب۔ مہتمم تعلیم و تربیت حسام الدین صاحب مہتمم مال :۔ سیٹھ محمد صدیق صاحب اختر بھوانی پورہ

(۲) مجلس انصار اللہ۔ جماعت احمدیہ مردان کے زعیم میاں محمد یوسف صاحب اپیل نویس۔ سکرٹری۔ خان سفور خان صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل

(۳) " " " کپور تھلہ کے زعیم مولوی شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ مہتمم عمومی۔ میاں عبدالمجید خان صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ مہتمم تعلیم و تربیت۔ حافظ محمود الحسن صاحب۔ مہتمم تبلیغ۔ مولوی شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ مہتمم مال۔ شیخ عبدالرحمٰن نائب صدر قانون گوئی۔ کپور تھلہ۔

(۴) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ بھڑ تانوالہ ضلع سیالکوٹ کے زعیم چودھری برکت علی صاحب۔ سکرٹری۔ چودھری علی بخش صاحب نمبردار

(۵) " " " چھپند ضلع اٹک۔ زعیم ملک اولیا، محمد صاحب

(۶) " " " منڈرال " " " فتح محمد صاحب

(۷) " " " پانڈو ضلع لاہور " چودھری دین محمد صاحب سکرٹری چودھری خدا بخش صاحب

(۸) " " " سنگھواں ڈاکخانہ خاص ضلع اٹک۔ زعیم چودھری جعفر خان صاحب ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول

قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ

تبلیغی لٹریچر کے متعلق اعلان

ہر احمدی کے پاس یہ لٹریچر ہونا ضروری ہے اپنے فائدہ کے لئے بھی۔ اور دوسروں کو دے کر حق تبلیغ ادا کرنے کے لئے بھی

احمدی احباب جو تبلیغ دین کے لئے حریص ہیں خرید ارمی ہیں جلدی کریں تاکہ کتب کے ختم ہونے پر افسوس نہ کرنا پڑے۔ ۔ ۔

(۱) احمدیت (انگریزی)

(۲) دی ٹرو (")

(۳) البم۔ احمدیہ جماعت کے فوٹو۔

(۴) انقلاب حقیقی (اردو)

(۵) نظام نو۔ جو سہ بارہ شائع کیا گیا ہے (")

(۶) مناظرہ مہت پور (")

ذوالفقار علی خاں ناظم کتب و تربیت

ایس۔ وی۔ ٹیچر کی ضرورت

تعلیم الاسلام مڈل سکول کاٹھ گڑھ کے لئے ایک قابل۔ ایس۔ وی ٹیچر کی فوری ضرورت ہے درخواست کنندہ خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی

اگر ایس۔ وی کی سند اس کے پاس نہ ہو تو کم از کم اتنی قابلیت رکھتا ہو کہ آٹھویں جماعت کو حساب اور اردو میں امتحان ورنیکلر فائنل کے لئے تیار کر سکے۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

خاکسار:۔ عبدالرحمٰن خان سکرٹری انتظامیہ کمیٹی ٹی آئی مڈل سکول کاٹھ گڑھ

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینجر)

نہایت موذی مرض ملیریا کا مکمل کامیاب اور سہل ترین علاج

کوئین

جو ملیریا کی مروجہ دواؤں کے مضرات سے مبرا ہے۔ بالکل تازہ سٹاک آ گیا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک سو گولی ۱۲ علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ بھیجا جاتا ہے۔
سول ایجنٹ :۔ سیف برادرز۔ قادیان +

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض سستی کا شکار۔ اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ ع چھ ماشہ ۸/۔ تین ماشہ ۴/۔ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ضروری اعلان

میں اپنی اراضی واقع جانب شرق احمدیہ فروٹ فارم متصل منڈی کے قطعات

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے ذریعہ

سے (جن کو میں نے قانونی طور پر مختار نامہ دیا ہوا ہے) برائے سکنی اغراض عرصہ سے فروخت کر چکا ہوں۔ اب اس جگہ میں صرف

ایک قطعہ قابل فروخت باقی ہے

خواہشمند احباب حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف سے اس قطعہ کی خرید کے متعلق فیصلہ کریں۔ قیمت بہر حال یکمشت نقد لی جائے گی

	کنال	مرلہ	سرساہی	فٹ
قطعہ کا نمبر ۱۵۳ اور رقبہ	۱	۱	۴	۵

ہے اس کے دو طرف بیس بیس فٹ اور ایک طرف تیس فٹ چوڑی سڑک ہے۔

خاکسار

مرزا گل محمد (رئیس) قادیان

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے اکیس ہزار روپیہ انعام

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وفات نہیں پائی۔ بلکہ دو ہزار سال سے بجسم عنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور وہی اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اتر آئیں گے۔ مہدی کا ظہور نہیں ہوا۔ جب وہ ظاہر ہوں گے تب تمام جہان کے غیر مسلمانوں کے ساتھ تلوار سے جہاد کریں گے۔ اور اسلام پھیلائیں گے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ نہ مسیح ہیں نہ مہدی۔ نہ امتی نبی۔ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے نہ اسلام سے خارج۔ بلکہ وہی کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔ نعوذ باللہ۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ چیلنج دیا گیا کہ وہ اپنے یہ عقائد مؤکد بعذاب حلف کے ساتھ ایک خاص پبلک جلسہ میں بیان کریں۔ تو ہم ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں مگر بائیس سال کا عرصہ ہوتا ہے وہ ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ اور مرتے دم تک ٹالتے ہی رہیں گے۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کے عقائد سراسر غلط ہیں۔ اسلئے جھوٹا حلف مؤکد بعذاب اٹھانا ان کے لئے موت ہے۔ اس لئے اکیس ہزار روپیہ انعام ملنے پر بھی وہ جرأت نہیں کرتے۔

اگر ان کے ہمخیال کوئی صاحب ان کو اس حلف کے لئے تیار کریں گے۔ تو ہم ان کو دو ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ کئی لوگوں نے کوشش کی۔ مگر یہ جان بچاتے ہی رہتے ہیں۔ مگر کب تک؟ آخر ایک دن مرنا ہے۔ خدا کو جواب دینا ہے۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

صداقت احمدیت کے متعلق ہم نے ایک لاکھ روپے کے انعامات کا ایک رسالہ اردو۔ اور انگریزی زبان میں شائع کیا ہے۔ وہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

عبداللہ الہ دین۔ سکندر آباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

سان فرانسسکو ۶ رجون۔ ٹوکیو ریڈیو نے ایک براڈ کاسٹ میں بتایا۔ کہ جاپانی فوجوں کے ترجمان نے ایک انٹرویو میں یہ اعلان کیا۔ کہ جاپانی عنقریب امریکہ پر وسیع پیمانہ پر بم بردار غباروں سے جن میں کفن بردوش ہوا باز بھی ہوں گے۔ حملے شروع کر دینگے۔ آپ نے کہا۔ اس وقت تک امریکہ پر غباروں سے جو حملے کئے گئے۔ وہ محض ابتدائی اور تجرباتی نوعیت کے تھے۔

سان فرانسسکو۔ ۶ رجون۔ پانچ عرب ممالک مصر۔ شام۔ لبنان۔ سعودی عرب اور عراق کے نمائندہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جبتک فرانس میں آئینی ذمہ وار اور جمہوری گورنمنٹ قائم نہیں ہو جاتی۔ وہ ورلڈ سیکورٹی آرگنائزیشن میں پانچ بڑی طاقتوں کے ویٹو کے اختیارات کی مخالفت کریں گے۔ اور اپنے اس فیصلہ پر ڈٹے رہینگے۔

لنڈن ۶ رجون۔ جنگ کے بعد بے کاروں کے لئے روزگار مہیا کرنے کا سوال انتخابی تقریروں میں بھی زیر بحث آنے لگا ہے۔ لیکن یہ پہلے ہی کافی سنجیدہ شکل اختیار کرتا جا رہا ہے۔ لیبر پارٹی کے اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" نے لکھا ہے۔ کہ ہوائی جہاز بنانے والی فیکٹریوں کے ہزاروں مزدور بے کار ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۶ رجون۔ ایک برطانی فوجی کمیشن کے لیونٹ میں فرانسیسیوں کی طرف سے گرفتار شدگان کو گولی سے اڑا دینے اور فرانسیسی فوجوں کی طرف سے لوٹ مار کے واقعات کی تحقیقات کرنے کے بعد رپورٹ کی ہے۔ کہ لوٹ مار کا بہت سا سامان فرانسیسی فوج کی بارکوں میں پایا گیا ہے۔ دمشق کے بڑے بازار میں ایک میل میں دونوں طرف کی دوکانوں کے تالے ٹوٹے ہوئے پائے گئے۔ اور ان کے اندر کا سامان لوٹ لیا گیا۔ جس بازار میں لوٹ مار کی گئی۔ بعد میں اسے آگ لگادی گئی۔ اور گورنمنٹ ہیڈ کوارٹر سے بھی سامان مثلاً فرنیچر وغیرہ لوٹ لیا گیا۔ یہ سب کچھ فرانسیسی سپاہیوں نے جو فرانسیسی کنٹرول میں تھے۔ کیا۔ ایک فرانسیسی سپاہی کے قبضہ سے ساٹھ گھڑیاں ملی ہیں۔

چنکنگ ۶ رجون۔ امریکی فوجی محکمہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ دنیا کی سب سے بڑی ٹیلیفون لائن کلکتہ سے کنمنگ تک تیار ہو گئی ہے۔ اور کل یہ پہلی مرتبہ استعمال کی گئی۔ یہ دو ہزار میل لمبی ہے۔ اس میں تانبے اور فولاد کی آٹھ تاریں لگائی گئی ہیں۔ یہ ہندوستان اور چین کے درمیان پٹرول کی پائپ لائن اور سٹل ول روڈ کے ساتھ ساتھ لگائی گئی ہے۔

لنڈن ۶ رجون۔ پندرہ ہزار سے زیادہ جرمنوں کو جنگی مجرموں کی فہرست میں شامل کر لیا گیا ہے۔ کوئی افسر خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ اور بین الاقوامی شہرت کا مالک کیوں نہ ہو۔ اسکی رعایت نہ کی جائے گی۔ اور ان کے خلاف جلد از جلد مقدمہ چلایا جائیگا۔ سب سے پہلے تین ہزار جنگی مجرموں کے خلاف جن میں ایر مارشل گوئرنگ بھی شامل ہے۔ مقدمہ چلانے کے انتظامات کر لئے گئے ہیں۔

نئی دہلی ۶ رجون۔ گورنمنٹ ہند کے ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لارڈ ویول بطور وائسرائے اور گورنر جنرل اپنے عہدے کا چارج لے لیا ہے۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبران سر سلطان احمد۔ سر جوگندر سنگھ سر اشوک رائے فرانسس ٹڈی۔ سر ایڈورڈ بنتھل۔ سر عزیز الحق ایگزیکٹو کونسل کی میٹنگ میں شریک ہونے کے لئے شملہ سے دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۶ رجون۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ برلن کی فوجداری عدالتوں میں ہٹلر کی ریش سے پہلے کے قوانین پھر نافذ کر دیئے گئے ہیں۔ جرمن پولیس مین اپنی وردیوں میں پھر شہر میں گشت کر رہے ہیں۔

لاہور ۶ رجون۔ سونا -/۸/۷۵ - چاندی -/۱۳۲ پونڈ -/۵۰

امرتسر ۶ رجون۔ سونا -/۸/۷۸ روپے چاندی -/۱۳۲ روپے پونڈ -/۵۰

مارسیلز ۶ رجون۔ رائٹرز کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ اس ماہ کے آخر تک ۲ لاکھ امریکن فوج مارسیلز بندرگاہ سے ہوکر بحرالکاہل کے میدان جنگ میں پہنچ جائیگی۔ مارسیلز کے شمال میں اس سلسلہ میں تین فوجی کیمپ تعمیر کئے گئے ہیں۔ فوجوں کو بندرگاہ پر اتارنے کا کام جاری ہے۔

طہران ۶ رجون۔ حکومت ایران جس کے وزیر اعظم ڈاکٹر ابراہیم حکیمی تھے۔ کل ساقط ہو چکی ہے۔ جب کل اعتماد کی قرارداد پیش کی گئی۔ تو ایوان کے ۹۵ حاضر نائبین میں ۲۵ ارکان نے تحریک کی حمایت میں رائے دی۔ ۷ ارکان نے تحریک کی مخالفت کی۔ اور باقی ارکان غیر جانبدار رہے۔

لنڈن ۶ رجون۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ چاروں بڑے اتحادی ممالک برطانیہ امریکہ۔ روس اور فرانس کے درمیان ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ جس کی رو سے جرمنی پر قبضہ کا کنٹرول اتحادی کنٹرول کمشن کے ہاتھ آگیا ہے۔

سان فرانسسکو ۶ رجون۔ سان فرانسسکو کانفرنس کی متعلقہ کمیٹی نے یہ قرارداد منظور کرلی ہے۔ کہ مستقبل میں اگر کوئی جھگڑا پر امن طریقوں سے ختم نہ ہو سکے۔ تو طاقت کا استعمال کیا جائے۔ اس قرارداد کے ذریعہ سیکیورٹی کونسل کو یہ حق بھی حاصل ہو گیا ہے۔ کہ وہ یہ فیصلہ کرے۔ کہ کس اقدام سے امن کو خطرہ ہے۔ اس معاملہ میں سیکیورٹی کونسل کو ایک بین الاقوامی مسلح پولیس کی حمایت حاصل ہوگی۔ جو ایک ملٹری سٹاف کمیٹی کی کمان میں ہوگی۔

نیویارک ۶ رجون۔ روس نے امریکہ سے ۶ ارب ڈالر کا قرضہ طلب کیا ہے۔

واشنگٹن ۶ رجون۔ اوکی ناوا میں اتحادیوں کی مہم جلد ختم ہونے والی ہے۔ یہ جزیرہ اصل جاپان سے تین سو میل سے کچھ دور ہے۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ اوکی ناوا کی لڑائی اور جاپان پر اتحادیوں کے زبردست حملوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اتحادی خاص جاپان پر بہت جلد چڑھائی کر دینگے۔ اور اب لڑائی کا دو ٹوک فیصلہ جاپان کی سر زمین پر ہوگا۔ اس وقت ساری جاپانی قوم نہایت نازک دور میں سے گزر رہی ہے۔ اسے اس آخری لڑائی کے لئے پوری طرح تیار ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے کئی سو سال کے لئے جاپان کی قسمت کا فیصلہ ہو جائے گا۔ جاپانی فوج اس جزیرہ کے چھوٹے سے علاقہ میں گھر گئی ہے۔ اور چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر بھاگنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اتحادی جہاز سخت نگرانی کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ یہاں کئی جاپانیوں نے اپنی زندگیاں ختم کر دی ہیں۔

کانڈی ۶ رجون۔ برما کے مورچے پر اب صرف گشتی دستوں میں جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ اور بچے کھچے جاپانیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۶ رجون۔ برلین میں اتحادی ملکوں کے نمائندوں کی جو کانفرنس ہوئی ہے۔ اسمیں ایک فیصلے پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جرمنی کی حدود وہی رکھی گئی ہیں۔ جو ۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء کو تھیں۔ جرمنی کے چار حصے کر دیئے گئے ہیں۔ جو الگ الگ روسی۔ امریکن۔ برطانوی اور فرانسیسی کمانڈر انچیف کے ماتحت رہینگے۔ حکومت کی باگ ڈور ان چاروں اتحادی ملکوں کے کمانڈروں کے ہاتھ میں ہوگی۔ جو ہر قسم کے معاملات کے اس وقت تک فیصلے کریں گے۔ جبتک جرمنی بلا شرط ہتھیار ڈال دینے کی شرطیں پوری نہیں کر دیتا۔ اس کے بعد کوئی اور انتظام کیا جائیگا۔

لنڈن ۶ رجون۔ آج مسٹر چرچل نے ایک بیان دیا۔ جسمیں بتایا۔ کہ فرانس کا یہ الزام غلط ہے۔ کہ برطانیہ نے لبنان اور شام کو اشتعال دلایا ہے۔ برطانیہ فرانس کے راستہ میں کوئی روک نہیں پیدا کرنا چاہتا۔ مگر مشرق وسطی میں برطانیہ پر بھی کچھ ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان کا پورا کرنا اس کے لئے ضروری ہے۔

لنڈن ۶ رجون۔ ایوننگ سٹینڈرڈ نے روڈلف ہیس کی بیوی کے ساتھ ایک سنسنی خیز انٹرویو شائع کیا ہے۔ ہیس ۱۹۴۱ء میں ہوائی جہاز کے ذریعہ جرمنی سے انگلستان پہنچ گیا تھا۔ ہیس کی بیوی نے بتایا۔ کہ جب سے میرا خاوند انگلستان پہنچا ہے۔ جرمن اسے غدار قرار دے رہے ہیں۔ ہٹلر کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے اس نے کہا۔ کہ یہ بات قطعاً غلط ہے کہ ہیس کی دماغی حالت اچھی نہیں۔ وہ بالشوزم کے خلاف انگریزوں اور جرمنوں کے اتحاد سے مغرب میں جنگ بند کرنا چاہتا تھا۔ وہ کسی حکم کے ماتحت انگلستان نہیں گیا تھا۔ یورپ کو بالشوزم سے بچانے کے لئے یہ اسکی آزادانہ کوشش تھی۔

پیرس ۶ رجون۔ ہٹلر جس موٹر کار میں سواری کیا کرتا تھا۔ اسے پیرس کے فرانسیسی عجائب گھر میں نپولین کی سواری گاڑی کے ساتھ رکھا گیا ہے۔

بیروت ۶ رجون۔ لبنان کے وزراء نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جب تک موجودہ صورت حالات جاری ہے۔ وہ بغیر معاوضہ کام کریںگے۔ اور سرکاری خزانہ سے اپنی تنخواہیں نہیں لینگے۔

پٹیالہ ۶ رجون۔ دربار پٹیالہ نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ اعلان کیا ہے۔ کہ نئے سال سے ریاست کے تمام سکولوں میں آٹھویں جماعت تک گورمکھی کو لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔

لاہور ۶ رجون۔ پنجاب گورنمنٹ کے